سوال

اشراق کی نماز کی فضیلت اور اہمیت کیا ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

چاشت (اشراق) کی نماز پڑھنا اور اس پر ہمیشگی کرنا فضیلت والا عمل ہے۔
اس کا وقت سورج نکلنے کے پندرہ منٹ بعد سے لے کر ظہر کے وقت سے تقریبا دس منٹ پہلے تک ہے، اور اس کا افضل ترین وقت تب ہے جب گرمی خوب ہو جائے (یہ وقت زوال سے کچھ دیر پہلے ہوتا ہے)۔
چاشت کی نماز کی کم از کم رکعتیں دو ہیں، زیادہ کی کوئی تحدید نہیں ہے۔
معاذہ رحمہا اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا:
كَم كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ (صحیح مسلم، صلاة المسافرین وقصرها: 719)
رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کتنی (رکعتیں) پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا چار رکعتیں اور جس قدر زیادہ پڑھنا چاہتے (پڑھ لیتے)۔
سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل قباء کے ہاں تشریف لے گئے، وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ (صحیح مسلم، صلاة المسافرین وقصرها: 748)
اوابین کی نماز اونٹ کے دودھ چھڑائے جانے والے بچوں کے پاؤں جلنے کے وقت (پر ہوتی) ہے۔

اشراق کی نماز کی فضیلت کے بارے میں چند احادیث ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لَا يُحَافِظُ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى إِلَّا أَوَّابٌ» قَالَ: وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ (صحیح الجامع: 7628)
چاشت کی نماز کی حفاظت صرف وہ کرتا ہے جو بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہوتا ہے، اور یہی صلاۃ الاوابین ہے۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى (صحیح مسلم، صلاة المسافرین وقصرها: 720)
صبح کو تم میں سے ہر ایک شخص کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے۔ پس ہر ایک تَسْبِيح ایک دفعہ (سُبْحَانَ اللهِ) کہنا صدقہ ہے۔ ہر ایک تَحْمِيد (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہنا صدقہ ہے، ہر ایک تَهْلِيل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ) کہنا صدقہ ہے ہر ایک تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَر) کہنا بھی صدقہ ہے۔ (کسی کو) نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور (کسی کو) برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور ان تمام امور کی جگہ دو رکعتیں جو انسان چاشت کے وقت پڑھتا ہے کفایت کرتی ہیں۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
فِي الْإِنْسَانِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً قَالُوا فَمَنْ الَّذِي يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا أَوْ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنْ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا

الضحی تجزِئُ عَنکَ (مسند أحمد: 22998) (صحیح)

ہر انسان کے تین سوساٹھ جوڑہیں اوراس پر ہر جوڑکی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مسجد میں تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے میں تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو چاشت کے وقت دو رکعیتں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

مذکورہ بالا احادیث چاشت یعنی اشراق کی نماز کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ یہ دو رکعتیں تین سو ساٹھ صدقے سے کفایت کر جاتی ہیں۔ اس لیے انسان کو اشراق کی کم از کم دو رکعتیں باقاعدگی سے پڑھنی چاہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

یا ابنَ آدَمَ اکْفِنِی أَوَّلَ النَّہارِ بِأَرْبَعِ رَکَعاتٍ أَکْفِکَ بِہِنَّ آخِرَ یَوْمِکَ (مسند أحمد: 17390) (صحیح)

اے ابن آدم! دن کے پہلے حصے میں تو چار رکعت پڑھ کر میری کفایت کر، میں ان کی برکت سے دن کے آخر تک تیری کفایت کروں گا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا وہ مال غنیمت حاصل کر کے بہت جلدی واپس آگئے لوگ ان کے مقام جہاد کے قرب، کثرت غنیمت اور جلد واپسی کے متعلق باتیں کرنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے زیادہ قریب کی جگہ کثرت غنیمت اور جلد واپسی کے متعلق نہ بتاؤں ؟

مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لِسُبْحَۃِ الضُّحَى فَہُوَ أَقْرَبُ مَغْزًى وَأَكْثَرُ غَنِیمَۃً وَأَوْشَكُ رَجْعَۃً (مسند أحمد: 6638)

جو شخص وضو کر کے چاشت کی نماز کے لئے مسجد کی طرف روانہ ہو وہ اس سے بھی زیادہ قریب کی جگہ، کثرت غنیمت اور جلد واپسی والی ہے۔

واللہ أعلم بالصواب